Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روز بدھ — روزنامہ الفضل ربوہ — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۹ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۲ہش ۲۳ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۱۴

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۲ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

بتاریخ ۲۷ مئی بروز اتوار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں مقامی لجنہ کا جلسہ یوم خلافت ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوگا۔ مستورات ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شرکت کریں۔

کارروائی وقت مقررہ پر شروع ہو جائے گی۔ اس لئے وقت کی پابندی ضروری ہے۔

(صاحبزادی) ناصرہ بیگم
صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ

مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں درمیان میں کچھ افاقہ ہوا لیکن اب پھر مختلف عوارض عود کر آئے ہیں جسکی وجہ سے انہیں بڑی گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

جماعتیں توجہ فرمائیں!

۱- اپنے علاقہ کے احمدی ڈاکٹروں کی مکمل لسٹیں جلد ہمیں بھجوا دیں۔

۲- آپ کی جماعت کے احباب کو بیرون پاکستان میں جن احمدی ڈاکٹروں کا علم ہو ان کی لسٹ بھی فوراً بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

یوم خلافت ——— ۲۷ مئی بروز اتوار

جماعتیں اہتمام کے ساتھ جلسے منعقد کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔ اس سے اگلے روز ۲۷ مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا انتخاب عمل میں آیا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے اذن سے جماعت میں خلافت کا بابرکت نظام قائم ہوا۔

حسب سابق ۲۷ مئی کو تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کریں جن میں خلافت کی اہمیت و ضرورت اور اس کی برکات پر تقاریر کی جائیں۔

جلسوں کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے اور اسکے انتخاب میں کوئی نقص نہیں ہوتا

خلافت دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا!

"صوفیا نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اُس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پا جاتے ہیں تو دُنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعے اسے مٹاتا ہے اور پھر گویا اس امر کا از سرِ نو اس خلیفہ کے ذریعے اصلاح و استحکام ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں۔"

(الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مُرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے۔ . . . . تمہارے لئے دُوسری قُدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۵، ۶)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۵۲ ھش

اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھال

اللہ تعالیٰ کے مامور "پوسٹ مین" کی طرح لوگوں تک صرف پیغام حق پہنچانے ہی نہیں آتے۔ لوگوں کی زندگیوں میں روحانی انقلاب برپا کرنا بھی ان کے فرائض منصبی میں شامل ہوتا ہے۔ جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں انہیں وہ ہر قسم کے خطرات سے محفوظ کر کے اور اپنی خداداد قوت قدسیہ کے زیر اثر ان کے نفوس کا تزکیہ کر کے انہیں اس قابل بناتے ہیں کہ وہ دُنیا میں حق کو پھیلانے کا وسیلہ بن سکیں۔

جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں انہیں دو قسم کے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک طرف ظاہری دشمن یعنی مخالفینِ حق مخالفت کی آگ بھڑکا کر انہیں راہ حق سے بھٹکانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اور دوسری طرف اندرونی دشمن یعنی شیطان ان کے دلوں میں وسوسے ڈال کر انہیں پھر خدا سے برگشتہ کرنے میں زور لگا رہا ہوتا ہے۔ سو گویا ایک مامور من اللہ کے متبعین دُہرے خطرات میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ مامور من اللہ ان دونوں خطرات سے ان کی حفاظت کر کے ان کے نفوس کا تزکیہ کرتا اور انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ خود عزیمت کے مقام پر قائم ہو کر حق کو دنیا میں پھیلاتے اور اس طرح دنیا کی کایا پلٹنے کا وسیلہ بنیں۔ انہیں ظاہری اور اندرونی خطرات سے بچانے کی خاطر مامور من اللہ ان کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے لے کر بڑی محنت اور جانفشانی سے ان کی حفاظت کرتی اور انہیں ہر خطرہ سے بچاتی ہے۔

ہمارے آقا و مطاع نبیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیرونی اور اندرونی ہر دو قسم کے خطرات سے کلّی طور پر محفوظ و مامون بنانے کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا بطور خاص ذکر فرمایا۔ چنانچہ اس امر کا ذکر کرنے کے بعد کہ ہمارا یہ رسولؐ اپنے متبعین کو نیک باتوں کا حکم دیتا اور بُری باتوں سے روکتا ہے نیز سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ

(الاعراف آیت ۱۵۸)

اور ان کے بوجھ (جو اُن پر لدے ہوئے ہیں) اور وہ طوق جو ان کے گلوں میں پڑے ہوئے ہیں انہیں ان سے دُور کرتا ہے۔

یہاں اِصْرَهُمْ سے مُراد وہ بیرونی خطرات ہیں جو حق کے مخالفوں کی طرف سے ایذا دہی کی شکل میں پیدا کئے جاتے ہیں اور الْأَغْلٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ سے مراد وہ باطنی خطرہ ہے جو شیطانی وسوسہ کی شکل میں اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عدیم النظیر قوت قدسیہ کی مدد سے اپنے صحابہؓ کو ان دونوں خطرات سے محفوظ کر دکھایا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (التوبہ آیت ۱۲۸)

(اے مومنو!) تمہارے پاس تمہاری ہی قوم کا ایک فرد رسول ہو کر آیا ہے تمہارا تکلیف میں پڑنا اُس پر شاق گزرتا ہے۔ وہ تمہارے لئے خیر کا بہت بھوکا ہے اور مومنوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور بہت کرم کرنے والا ہے۔

الغرض مومنوں کے لئے مامور من اللہ کا وجود ایک حصن حصین یا ایک ڈھال کی مانند ہوتا ہے جس کے پیچھے رہتے ہوئے وہ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی خطرات سے محفوظ و مامون ہوتے ہیں۔ جب مامور من اللہ کے وصال کے بعد مومن ایک طرح سے بے سہارا رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں ظاہری اور باطنی خطرات سے بچانے کے لئے خلافت کا آسمانی نظام ضرور قائم فرماتا ہے۔ اس کی بنیادی غرض یہی ہوتی ہے کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کی شکل میں پھر ایک ڈھال میسر آجائے جس کی اوٹ میں رہ کر وہ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی خطرات سے محفوظ رہتے ہوئے غلبۂ حق کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھ سکیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ" کہہ کر خلیفۂ وقت کو بھی مومنوں کے حق میں ایک ڈھال قرار دیا ہے۔ اس ڈھال کے بغیر وہ بیرونی اور اندرونی خطرات سے محفوظ رہ ہی نہیں سکتے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور کی آیت استخلاف میں وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کے الفاظ کہہ کر اشارہ کیا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسلام کو از سرِ نو زندہ کرنے اور اُسے دُنیا بھر میں غالب کرنے اور اس طرح دورِ اوّل کے خصائص کو تازہ کر دکھانے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ نے بھی اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے متبعین کی ہر قسم کے بیرونی اور اندرونی خطرات سے حفاظت فرمانے کے ساتھ ساتھ ان کی زندگیوں میں ایک عظیم روحانی انقلاب برپا کیا اور اس طرح انہیں حق کو دنیا میں پھیلانے کا وسیلہ بنانے کا فریضہ بڑی شان اور آب و تاب سے ادا کر دکھایا۔ چونکہ آپ دورِ اوّل کے خصائص کو تازہ کر دکھانے کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم کیا جاتا تاکہ آپ کے متبعین خلافت کی شکل میں عطا ہونے والی نئی ڈھال کے پیچھے رہ کر ہر قسم کے ظاہری اور باطنی خطرات سے آئندہ بھی محفوظ و مامون رہ سکیں اور تزکیۂ نفوس و تطہیرِ قلوب کی دولت سے مالا مال رہ کر حق کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کا وسیلہ بنے رہیں۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے بعد جماعت میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے، سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات (خود اپنے قربِ وصال کی خبر) سے جو میں نے تمہارے درمیان بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیت ص۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل اور مامور من اللہ کی حیثیت میں اپنی جماعت کے لئے خود اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ایک حصن حصین اور ایک ڈھال تھے۔ مذکورہ بالا خدائی وعدہ کے بموجب یہ آسمانی ڈھال اور یہ حصن حصین آپ کے وصال کے ساتھ ختم نہیں ہوا بلکہ قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت کے آسمانی نظام کی شکل میں یہ ڈھال اور یہ حصن حصین آپ کے بعد بھی موجود رہا، بحمد اللہ تعالیٰ آج بھی موجود ہے اور انشاء اللہ العزیز ہمیشہ موجود رہے گا۔ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان "اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ" کی صداقت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بھی خلافتِ اُولیٰ کے وقت سے مسلسل مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ بڑے بڑے مہیب اندرونی اور بیرونی خطرات پیدا ہو کر خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے کالعدم ہوتے رہے ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی عطا کردہ ڈھال کے ذریعہ اپنی قائم کردہ جماعت کی خود حفاظت فرماتا چلا آرہا ہے۔

آج آزاد کشمیر اسمبلی کے چند عاقبت نا اندیش ممبران کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کی شکل میں ہمارے لئے پھر ایک بیرونی خطرہ نے سر اٹھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے آسمانی نظام کی شکل میں اپنی عطا کردہ ڈھال کے ذریعہ اس خطرہ کو بھی اسی طرح دُور کر کے رکھ دے گا جس طرح وہ اپنی عطا کردہ ڈھال کے ذریعہ پہلے بھی بڑے بڑے مہیب خطرات کو دور کرتا رہا ہے۔ اس طرح وہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۝

کی صداقت کو ایک دفعہ پھر دُنیا پر آشکار کر دکھائے گا۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھال کے پیچھے رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور اس قدر درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ گویا پارۂ نہاں یعنی خدائے رحمان میں نہاں ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت آئے گی اور ضرور آئے گی اور پھر عالم کو اک عالم دکھا کر رہے گی۔ شرط ایک ہی ہے کہ ہم محبت و اطاعت کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت کے ساتھ اس مضبوطی سے وابستہ رہو

کہ

تا قیامت کوئی اس میں رخنہ اندازی نہ کر سکے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"آدمؑ آیا اور آدمؑ کے ساتھ خدا آیا۔ آدمؑ چلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ نوحؑ آیا اور نوحؑ کے ساتھ خدا آیا۔ نوحؑ چلا گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ ابراہیمؑ آیا اور ابراہیمؑ کے ساتھ خدا آیا۔ ابراہیمؑ فوت ہو گیا لیکن ہمارا زندہ خدا اس دنیا میں موجود رہا۔ اسی طرح اسمٰعیلؑ۔ اسحٰقؑ۔ یعقوبؑ۔ یوسفؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے خدا ہر ایک کے ساتھ آیا ان میں سے ہر وجود فوت ہو گیا لیکن ہمارا خدا زندہ رہا۔ زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ ہر شخص جو اس سے تعلق پیدا کر لیتا ہے وہ ہمیشہ اپنی جڑیں اس زمین میں پائے گا جو خدا کی رحمت کے پانی سے سیراب ہوتی ہے۔ اس پودے کی طرح اپنے آپ کو نہیں پائے گا جس کی جڑیں اچھی زمین میں سے اکھیڑ کر ایک خراب اور ناقص زمین میں لگا دی جاتی ہیں۔ پس یاد رکھو جسمانی تناسل انسان کو موت اور فنا کی طرف لے جاتا ہے گو وہ انسان کے لئے خوشی کا بھی موجب ہوتا ہے۔ راحت کا بھی موجب ہوتا ہے مگر روحانی تناسل جس کے ذریعہ ایک پاک انسان دوسرے پاک انسان کو پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے دنیا سے رنج اور غم کو بالکل مٹا دیتا ہے کیونکہ اس تعلق کے لئے موت نہیں اس تعلق کے لئے فنا نہیں اور اگر بنی نوع انسان چاہیں تو وہ اپنی زندگی کو دائمی زندگی بنا سکتے ہیں جس کا طریق یہی ہے کہ ہر نسل

قدرتِ ثانیہ کے مظاہر

کے ذریعہ اس طرح خدا تعالیٰ سے وابستہ رہے جس طرح پہلی نسل اس سے وابستہ رہی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ کیونکہ روحانی تناسل کا انقطاع ایک موت ہے۔ لیکن جسمانی تناسل کا انقطاع صرف ایک عارضی صدمہ..... یہ ہماری جماعت کا کام ہے کہ وہ خلافتِ احمدیہ کو ایسی مضبوطی سے قائم رکھے کہ قیامت تک کوئی اس میں رخنہ اندازی کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور جماعت اپنی روحانیت اور اتحاد اور تنظیم کی برکت سے ساری دنیا کو اسلام کی آغوش میں لے آئے۔"

(فرمودہ ۲۵ر اپریل ۱۹۴۴ء منقول از الفضل ۲۶ر ۱۹۶۸ء)

خلیفہ خدا بناتا ہے اسلئے غلبۂ اسلام کا کام ہو کر رہیگا

اور

خدا اب میرے کمزور ہاتھوں کے ذریعہ ہی اسلام کو غالب کریگا

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ۹ر نومبر ۱۹۶۵ء کو منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہمارا توکل تو اس طاقت پر ہے جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہوا ہے

کل شام کو اس مجلس انتخاب نے خاکسار کو منتخب کیا ہے اور خدا شاہد ہے کہ آج صبح بھی میری حالت ایسی تھی جیسے اس شخص کی ہوتی ہے کہ جس کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو اس کو یقین نہیں آتا کہ اس کا وہ عزیز اس سے جدا ہو چکا ہے۔ مجھے بھی یقین نہیں آتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ کیا ہوا! (لوگوں کی آہ و زاری کی آوازیں) جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور

اس نے مجھے آگے کر دیا۔

میں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ ضرور یہ کام کریگا اور

یہ کام ہو کر رہے گا۔

لیکن کچھ ذمہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ ذمہ داریاں آپ پر۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے۔ جہاں تک اس نے مجھے توفیق عطا کی ہے جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے۔ میں ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعاؤں کیساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپکا مددگار رہونگا اور میں اپنے رب سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دیگا کہ آپ صبح اور شام اور رات اور دن اپنی دعاؤں سے اپنے اچھے مشوروں سے اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اس کام میں مدد کرینگے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں لہرانے لگے۔ آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت ہی کمزور۔ لیکن ایک دن آئیگا کہ لوگ حیران ہونگے اور دیکھ لینگے کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنیوالا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانیوالا، ذلیل کیا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ اور قرآن کریم جو کسی وقت صرف طاق کو سجاوٹ دے رہا تھا اس نے دلوں میں گھر کر لیا ہے اور پھر انسان کے دل سے علم کا بھی، نیکی اور تقویٰ کا بھی اور دنیا کی ہمدردی اور غمخواری کا بھی ایک چشمہ بہہ نکلا ہے۔ اسی طرح جس طرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بوقت ضرورت پانی کا چشمہ بہہ نکلا تھا۔

دنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔" (الفضل ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ احمدیہ کی عظمت و اہمیت

تحریراتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رُو سے

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

جن لوگوں نے خلافت راشدہ کے ابتدائی دور کی تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے خوب آگاہ ہیں کہ جب تک خلافت کے منصب اور مقام کی عظمت و احترام کا جذبہ پورا طرح پر قائم رہا اسلام کی کس قدر تقویت اور عظمت کا باعث ہوا۔ اور جونہی مقامِ خلافت کا احترام جاتا رہا اور خلافت کی اہمیت کا احساس مفقود ہوا اسلام کو خطرناک مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ مسلمانوں کی اجتماعیت کو نقصان پہنچا اور ان کی قوت و سطوت کو اضمحلال کا سامنا کرنا پڑا۔

اس لئے ضرورت ہے کہ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد خلافت کی نعمت سے ہمیں پھر نوازا ہے ہم سابقہ تاریخ کو سامنے رکھیں اور ماضی کے حالات سے عبرت حاصل کریں اور خلافت کی قدر دانی کے طور پر ان تمام باتوں کو لازمی طور پر اختیار کریں جو اس نعمت کے سایۂ عاطفت کو لمبا سے لمبا کرتی چلی جائیں اس کے لئے ضروری ہے کہ خلافت کی اہمیت اور عظمت کا پورے طور پر احساس ہو اور ہم علی وجہ البصیرت یہ سمجھ لیں کہ خلافت کا نظام ایک خاص اہمیت اور عظمت کا حامل ہے۔ اس مختصر نوٹ میں خاکسار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مامورِ وقت کی چند تحریرات پیش کر کے احبابِ جماعت پر خلافت کی عظمت و اہمیت واضح کرنا چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" میں خلافت کو رسالت کا ظل قرار دیا ہے اور نبوت کی برکات کے سلسلہ کو دائمی طور پر قائم رکھنے کے لئے خلافت کو ایک [illegible] عظمیٰ گردانا ہے اور نبوت کے کمالات کا حامل سمجھا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷-۵۸)

حضور کے اس فرمان مبارک سے خلافت کی اہمیت اس کی ضرورت اور اس کی عظمت واضح ہے۔ وہ برکات جو رسولوں کے ساتھ وابستہ ہیں ان کو قیامت تک جاری رکھنے کے لئے خلافت کے نظام کو قائم کیا پس وہ نظام جو رسولوں اور نبیوں کی برکات کو کمال تک پہنچانے کے لئے قائم کیا گیا ہے ظاہر ہے کہ وہ کسی معمولی اہمیت و عظمت کا نظام نہیں۔ اگر یہ نظام خلافت قائم نہ کیا جاتا تو دُنیا برکاتِ رسالت سے محروم ہو جاتی۔ اسی طرح وہ برکات جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوئیں ان کو جاری رکھنے کے لئے آپ کے بعد خلافت کے نظام کو جاری کیا گیا اور اگر آپ کے بعد خلافت کا نظام جاری نہ ہوتا تو وہ ساری برکات جو آپ کے ذریعہ سے احیاءِ اسلام اور نبوتِ محمدیہ کے کمالات و فیوض سے تعلق رکھتی تھیں ان کے معدوم ہونے کا اندیشہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ ظاہر ہے کہ جو نظام ظلّی طور پر رسالت و نبوت کے کمالات اور حسنات اور برکات کو قائم رکھنے کے لئے ہو وہ کس قدر اہم اور قابلِ قدر ہوگا۔ حضور کے اس ارشاد سے خلافت کی اہمیت اور عظمت پورے طور پر واضح ہے اگرچہ یہ عمومی ارشاد ہے لیکن حضور نے اپنے بعد قائم ہونے والی خلافت کو بھی اسی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے چنانچہ رسالہ الوصیت میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:—

"غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے

(۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب کہ نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔۔۔۔

... ... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی ... ... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔" (ص ۶۵)

الوصیت کے اس حوالہ سے جہاں حضور نے اپنے بعد خلافت کے قیام کی واضح خبر دی ہے اور اسے ضروری قرار دیا ہے وہاں اس خلافت کی عظمت و اہمیت کو بھی واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ اور اسے "قدرتِ ثانیہ" قرار دیا۔ قدرت۔ قوت و طاقت کو کہتے ہیں۔ جو قوتیں اور طاقتیں نبوت و رسالت کے ذریعہ دنیا کو اور متبعین دین کو حاصل ہوتی ہیں خلافت کے ظلّ رسالت ہونے کے باعث وہ قوتیں اور طاقتیں حضور علیہ السلام کے بعد جماعت کو حاصل رہیں گی۔ اور دینِ اسلام کو تمکنت اور تقویت ملتی رہے گی۔ حضور کا اپنی خلافت کو قدرت ثانیہ قرار دینا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آپ اپنی خلافت کو خصوصی اہمیت کا حامل سمجھتے تھے۔ اور اپنے مشن و مقاصد کی تکمیل کا باعث اسے گردانتے تھے۔

پھر حضور کے اس فرمان سے جو الوصیت میں سے یہاں درج کیا گیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ خلافت کو نبوت کا تتمہ قرار دیتے ہیں کیونکہ نبی اپنے مشن کی تکمیل اپنی زندگی میں نہیں کر سکتا۔ اس مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے خلافت کے نظام کو قائم کیا تا وہ سلسلہ جو تکمیلِ اشاعتِ دین اور استحکام شریعتِ قرآن کا جاری کیا گیا وہ قائم و دائم رہے اور اپنے انجام کو کامیابی و کامرانی کے ساتھ پہنچے۔

پس وہ اہم نظام جو دنیا کی تقویت جماعت مومنین کی تقویت اور خوف و ابتلاء سے محفوظ رکھنے کا باعث ہے اور جس کی بدولت جماعت مومنین کی مضبوطی ہوتی ہے وہ خلافت ہی ہے جسے قدرت ثانیہ کے نام سے حضور علیہ السلام نے موسوم فرمایا۔ مندرجہ بالا اقتباس جو رسالہ الوصیت سے پیش کیا گیا اس کا ایک ایک لفظ خلافت احمدیہ کے مقام کی اہمیت کو پورے طور پر واضح کر رہا ہے اور کوئی دردمند احمدی اور مخلص انسان خلافت کی عظمت و اہمیت سے انکار کی گنجائش نہیں پاتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچی فدائیت اور اخلاص کے ساتھ نظام خلافت کے احترام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی نظر میں

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ ربوہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب سلسلہ احمدیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اے جانے والے! تجھے تیرا پاک عہدِ خلافت مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام و مطاع مسیح پاک کی امانت کو خوب نبھایا اور خلافت کی بنیادوں کو ایسی آہنی سلاخوں سے باندھ دیا کہ پھر کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہ سکی۔ جا اور اپنے آقا کے ہاتھوں سے مبارک باد کا تحفہ لے اور خوانِ یار کا ہار پہن کر جنت میں ابدی بسیرا کر"

(سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۲۱)

مسیح پاک علیہ السلام کے صاحب فکر و نظر بیٹے کا ایک ایک لفظ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی زندگی کا نچوڑ ہے اللہ تعالیٰ نے مسیح پاک علیہ السلام کی خلافت کی ردا ان کو پہنائی اور تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خلعت کی حفاظت کی انہیں زبردست توفیق عطا فرمائی۔ ان کے وقت میں کئی فتنہ گر سر اٹھاتے رہے۔ وہ طرح طرح کے وساوس جماعت میں پھیلانے کی کوشش کرتے رہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی فراست اور آپ کے یقین محکم اور زبردست عزم نے ان کی ایک نہ چلنے دی۔ بے شک فتنہ گر اس طرح کھل کر سامنے نہ آئے جس طرح وہ خلافت ثانیہ میں کھل کر سامنے آئے لیکن مسئلہ خلافت کے بارہ میں جو کچھ مسیح پاک کے پہلے جانشین فرما گئے اس کی روشنی میں منکرین خلافت کا مسلک ہمیشہ کے لئے باطل ثابت ہو جاتا ہے۔

مسیح پاک علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی تعریف میں جو کچھ میں جو کچھ فرمایا وہ رہتی دنیا تک قائم رہے گا اور کسی احمدی کو یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو انکے بلند مقام سے گرا سکے۔ خدا کے ماموریں کا ایک ایک لفظ برحق اور صداقت سے معمور ہوتا ہے۔ حضور نے "آپکی روح کو صدق سے بھری ہوئی روح" قرار دیا۔ حضور نے ان کی زندگی کو "قابل رشک" قرار دیا۔ حضور نے ان کو اپنی محبت میں فنا قرار دیا۔ حضور نے ان کو اسم با مسمّٰی قرار دیا۔ اور فرمایا ان کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نور دین ہے۔ ہاں جن کے متعلق منکرین خلافت نے بھی تسلیم اور اقرار کیا کہ

"آپ ایک ایسی بزرگ ہستی تھے جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صدیق کے مرتبہ پر قرار دیا اور جن کے متعلق فرمایا کہ وہ مشکوٰۃ نبوت کے انوار سے منور ہے اور اپنی پاک طینتی اور شان دولی کے مناسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے نور لیتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں"۔

(پیغام صلح ۲ اگست ۱۹۵۰ء)

سنو یہ مرد خدا خلافت کے متعلق کیا فرماتا ہے اس کا نظریہ خلافت سے متعلق کیا تھا۔

خلیفہ خدا بناتا ہے

آپ نے ببانگ دہل اعلان فرمایا "خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔" (پیغام صلح ۲۲ فروری ۱۹۱۴ء)

ان الفاظ پر غور فرمائیے "ہی" کا لفظ حصر کے لئے آتا ہے یعنی خدا کے سوا کوئی اور خلافت بنا سکتی ہی نہیں۔ اور دوسرے فقرہ میں لفظ "بھی" بتلاتا ہے کہ یہ صرف آپ کی ذات کے لئے مخصوص نہ تھا آپ کے بعد بھی "اللہ ہی خلیفے بنائے گا"، اور آپ نے اس شخص کو جو خلافت کو تسلیم کرے لیکن یہ عذر کرے (جیسے کہ بعض نے ایسے کمزور عذر کئے) کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی لہٰذا ان کی اطاعت کی ضرورت نہیں انتباہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے اس سے توبہ کرلو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو ابلیس نہ بنو"

(۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات سے واضح ہو جاتا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ خلافت درحقیقت خدا تعالیٰ کا ایک انعام ہوتا ہے وہ اپنے تفضل و مشیت سے جسے چاہتا ہے یہ خلعت عطا کرتا ہے اور خدا کی اس تقدیر کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو مخالفت کرتا ہے وہ غلطکار ہے اطاعت فرشتوں کا شیوہ ہے اور نافرمانی ابلیس کا طریق کار۔ اس نظریہ کا لازمی نتیجہ ہے کہ جسے خدا بنائے اسے انسان معزول نہیں کر سکتے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اس بارہ میں بھی وضاحت سے اپنے نظریہ کا اظہار فرمایا۔ آپ نے فرمایا

خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا

"خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور خلیفہ بن سکتا ہے"۔

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا اور حلفیہ فرمایا

"خدا نے جس کام پر مجھے مقرر کیا ہے میں بڑے زور سے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب اس ردا کو میں ہرگز نہیں اتار سکتا۔ اگر سارا جہان اور تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو میں تمہاری بالکل پرواہ نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔۔۔۔ اگر تم مجھ میں کوئی اعوجاج دیکھو تو اس کی استقامت کی دعا سے کوشش کرو۔ مگر یہ گمان تم کرو کہ تم مجھ بڈھے کو آیت یا حدیث یا مرزا صاحب کے کسی قول سے سمجھا لوگے۔ اگر میں گندہ ہوں تو یوں دعا مانگو کہ خدا مجھے دنیا سے اٹھالے پھر دیکھو کہ دعا کس پر الٹی پڑتی ہے"۔

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

ماخوذ از خطبات نور

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ آپ کو تنگ کرنے والے (نعوذ باللہ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت تھے۔ ان کے لئے پوری خلافت کی تاریخ کے حالات کا تفصیلی مطالعہ نہیں کر سکتے۔ صرف آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں اور یہ اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے پیغام بلڈنگ مسجد نور میں کھڑے ہو کر فرمایا تھا آپ نے فرمایا:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود، بشیر، شریف، میرا ناصر، نواب محمد علی کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے منکرین خلافت کے رویہ پر فرمایا:۔

"بعض لوگ کہتے ہیں ہم تمہاری نسبت نہیں بلکہ اگلے خلیفہ کے اختیارات کی نسبت بحث کرتے ہیں مگر انہیں کیا معلوم کہ وہ ابوبکرؓ اور مرزا صاحب سے بھی بڑھ کر آئے ۔۔۔۔ ہیں

ایسے لوگوں کو جماعت سے الگ نہیں کرتا کہ شاید وہ کچھ سمجھیں پھر سمجھ جائیں"

(بدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

حق یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے وقت میں ان لوگوں نے خلافت کے بارہ میں جو مسائل اٹھائے اور جس طریق پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو دکھ دیا حتیٰ کہ آپ نے ان کو بلا کر صبح کی نماز میں سورۃ بروج کی تلاوت فرمائی اور جب یہ آیت دہرائی۔

ان الذین فتنوا المومنین والمومنات ثم لم یتوبوا فلھم عذاب جہنم ولھم عذاب الحریق۔

کہ جو لوگ مومنوں کو دکھ دیتے ہیں اور پھر توبہ نہیں کرتے ان کے لئے جہنم اور آگ کا عذاب ہے تو لوگوں کی چیخیں نکل گئیں۔ الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے مسئلہ خلافت کو ایسا صاف کر دیا کہ جو شخص حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی زندگی کا قائل ہے اسے آپکے فیصلہ کو تسلیم ہی کرنا ہوگا

سیدنا محمودؓ کی خلافت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشادات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس امر پر ایک محکم یقین رکھتے تھے کہ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوگا وہ اللہ کے منشاء کے ماتحت ہوگا اور یہ کہ آپ کے بعد سیدنا محمود کو ہی خلافت پہنائی جانی تھی۔ احمدیہ بلڈنگس میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب میں مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا۔ جس کو خدا چاہے گا اور خدا اسکو آپ کھڑا کر دے گا"

(بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ ۱۹۱۰ء میں جب گھوڑے سے گرے اور بیماری لمبی ہوگئی تو آپ نے اپنے جانشین کے بارہ میں وصیت فرمائی۔ آپ نے ایک بند لفافہ میں اپنے جانشین کا نام محفوظ کر دیا اس نام کے متعلق خود سابق امیر غیر مبایعین مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا

"اپنی پہلی بیماری یعنی ۱۹۱۰ء میں جو وصیت آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) نے لکھوائی تھی اور جو بند کر کے ایک خاص معتبر کے سپرد کی تھی اس کے متعلق مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے بعد خلیفہ ہونے کے لئے میاں صاحب کا نام لکھا تھا۔

(رسالہ حقیقت اختلاف ص ۶۹
ماخوذ از فرقان مارچ ۱۹۴۲ء)

مکرم منشی شوق محمد صاحب عرضی نویس کی گواہی ملاحظہ فرمائیں۔ وہ لکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سیدنا محمودؓ کی آنکھوں میں (جبکہ آپ بچپن کے زمانہ میں) دوائی ڈال رہے تھے اور پیشانی پر بوسہ دے رہے تھے اور رخسار پر دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا:-

"اے مولا۔ اے میرے قادر مطلق مولا۔ اسکو زمانہ کا امام بنا دے"

اس پر اس دوست نے کہا آپ ان کے لئے دعا کرتے ہیں کسی اور کے لئے کیوں نہیں کرتے تو آپ نے فرمایا

"اس نے تو امام ضرور بننا ہے میں تو صرف حصول ثواب کے لئے دعا کرتا ہوں ورنہ اس میں میری دعا کی ضرورت نہیں۔

(حیات نور ص ۵۹۲)

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کہ آپ نے جو تحریر دی تھی اس میں اس وقت آپ نے یہ فرمایا تھا کہ سیدنا محمود ہی مصلح موعود ہیں۔

الغرض حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ جن کے متعلق مسیح پاک نے یہ فرمایا تھا کہ وہ میری اسی طرح اتباع کرتے ہیں جیسے نبض دل کی اور جن کے متعلق فرمایا تھا کہ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

انہوں نے بالوضاحت یہ فرمایا کہ

۱۔ خلیفے خدا بناتا ہے
۲۔ جو انکی اطاعت سے خروج کرتا ہے وہ غدار کذاب اور فاسق ہے
۳۔ خلافت کی ردا کو کوئی چھین نہیں سکتا
۴۔ آپکے بعد وہ خلیفہ ہوگا جسے خدا کھڑا کرے گا۔
۵۔ آپ کے بعد سیدنا محمود خلیفۃ المسیح ہونگے

اب جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی تحریرات کا پاس ہے۔ جسے انکا ادب و احترام ہے اسے ان تحریرات کو بھی قبول کرنا ہوگا۔ اور ان سے محبت کا دعوے صحیح نہ ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں

اے مرے ہادی و مرشد مرے پیارے آقا
جان و دل آپ پہ قرباں مرے ماں باپ فدا
آپ کے پائے مبارک پہ تصدق مری جاں
آپ کی راہ میں قربان مرا ہر ذرہ
آپ کہ ہیں نافلہ حضرت مہدیؑ زماں
جس کی آمد کو مبارک مرے مولا نے کہا
مظہر قدرت ثانی ہیں حضور انور
آپ کو حق نے ہے پہنائی خلافت کی ردا
آپ ہیں مصلح موعودؓ کے موعود پسر
آپ کی عظمت و رفعت کا بھلا کیا کہنا
آپ کا دور بھی ہے مصلح موعودؓ کا دور
جس کی برکات کا ہے سارے جہاں میں چرچا
اس خدا داد خلافت ہی کی برکت ہے کہ آج
تمکنت دین کو حاصل ہے بفضل مولا
خوف کے بعد ملا مومنوں کو امن و سکوں
سورۂ نور کا وعدہ ہے یقیناً سچا
احمدیت کی خلافت ہے وہ روحانی نظام
جو بھی ٹکرایا ہے اس سے وہ کہیں کا نہ رہا
احمدیت کا محافظ ہے وہی رب جلیل
آپ سا آقا ہمیں جس نے عطا فرمایا
آج پھر عہد یہ ہم کرتے ہیں از فضل خدا
ہم خلافت کے وفادار رہیں گے آقا
اپنے آقا کا ہر اک حکم بجا لائیں گے
زندگی خدمت اسلام میں گزرے گی سدا
آپ سے عرض بڑے عجز سے ہے میرے حضور
نیک انجام ہو نسلوں کا یہ فرمائیں دعا

(ڈاکٹر آفتاب احمد بسمل کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکاتِ خلافت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ربوہ

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا جماعت احمدیہ پر عظیم احسان ہے کہ آپ نے اپنے باون سالہ شاندار دورِ خلافت میں اسلام کے اس اہم مسئلہ کو یعنی خلافت کے مسئلہ کو جماعت مومنین کے دلوں میں اس قدر مستحکم کر دیا کہ آپ کی وفات کے بعد جب انہیں

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ

کا حکم ہوا تو سب کے سب ہی اس حکم کو بجا لائے اور کوئی اختلاف رونما نہ ہوا۔ حضور رضی اللہ عنہ کے صرف بعض ارشادات ہی اس مختصر سے مضمون میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں حضور نے برکاتِ خلافت میں سے بعض کا ذکر فرمایا ہے۔

(۱)

سورۃ نور کی تفسیر فرماتے ہوئے اور آیت قرآنی کے الفاظ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے خلافت کو [illegible]۔ مشکوٰۃ یا ری فلیکٹر سے تشبیہ دی ہے جو نبوت کے لیمپ کے ساتھ لگایا جاتا ہے یا جس میں نبوت کا لیمپ رکھا جاتا ہے۔ یہ ری فلیکٹر دو کام کرتا ہے ایک تو نورِ نبوت کو بہت دُور تک ... دور زمانے تک ممتد کر دیتا ہے دوسرے اس نور کو مجتمع اور ایک نقطہ پر مرتکز کر دیتا ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پس اٰنَسْتُ نَارًا میں یہ بتایا گیا ہے کہ نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ظہور اس دنیا میں بطور نار کے ہوتا ہے یعنی کوئی تیز نظر والا ہی اسے دیکھ سکتا ہے لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے تو پھر وہ نور ہو جاتا ہے یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ پھر نبوت بھی یہ نور آکر مکمل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے پس اس روشنی کو دور تک پہنچانے کے لئے اور زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی سو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک ری فلیکٹر بنایا جس کا نام خلافت ہے۔ جس طرح طاقچہ تین طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھر اس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح خلفاء نبی کی قوت قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوتا اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر تو زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے اور تفرقہ و انشقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے الٰہی نور کو جو نبوت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے۔

چنانچہ دیکھ لو الٰہی نور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم نہیں ہو گیا بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے طاقچہ کے ذریعہ اس کی مدت کو سوا دو سال اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد وہی نور خلافت عمرؓ کے طاقچہ کے اندر رکھ دیا گیا اور ساڑھے دس سال اس کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد وہی نور عثمانی طاقچہ میں رکھ دیا گیا اور بارہ سال اس کی مدت کو اور بڑھا دیا گیا۔ پھر حضرت عثمانؓ کی وفات کے بعد وہی نور علوی طاقچہ میں رکھ دیا گیا اور چار سال نو ماہ اس نور کو اور لمبا کر دیا گیا۔ پھر ناقص خلافتوں کے ذریعہ سے تو یہی نور چار سو سال تک سپین اور بغداد میں ظاہر ہوتا رہا۔" (تفسیر کبیر۔ تفسیر سورۃ نور صفحہ ۳۲۱)

(۲)

قرآن کریم میں آیتِ استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ایک برکت یہ بیان فرمائی ہے کہ

وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ

اللہ تعالیٰ اپنے قائم کردہ خلفاء کے دینی احکامات۔ تدابیر اور خیالات کو دنیا میں مضبوطی اور تمکنت بخشے گا اور باوجود مخالف حالات کے انہیں کامیاب و کامران کرے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"پھر دین کے ایک معنی سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں اس لحاظ سے بھی خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں قائم فرمائیگا۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفہ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔ صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ گویا انبیاء کو تو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے لیکن خلفاء کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کیلئے تباہی کا موجب ہو۔ ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں مگر انجام کار نتیجہ یہی ہوگا کہ اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہوگی۔ گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی بے شک بولنے والے وہ ہوں گے۔ زبانیں انہی کی حرکت کریں گی۔ ہاتھ انہی کے چلیں گے دماغ انہی کا کام کریگا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہو سکتی ہیں بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ان درمیانی راستوں سے گذر کر کامیابی انہی کو حاصل ہوگی اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنے گی تو وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط ہوگی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔"

(تفسیر کبیر۔ سورۃ نور صفحہ ۳۷۶)

(۳)

آیتِ استخلاف میں اس کے بعد اللہ تعالیٰ خلافت کی یہ برکت بیان فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء کے خوف کو امن سے بدل دے گا چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

"وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

یعنی جب بھی قومی طور پر اسلامی خلافت کے لئے کوئی خوف پیدا ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں نور ایمان باقی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خوف کے بعد ضرور ایسے سامان پیدا کرے گا کہ جن سے مسلمانوں کا خوف امن سے بدل جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب افراتفری کی حالت پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ایک بڑے گروہ کو حضرت علیؓ کے ہاتھ پر اکٹھا کر دیا اور حضرت علیؓ کے مقابلہ میں حضرت معاویہ کھڑے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت معاویہؓ کے دل میں اسلام کے مناسب حال خشیت اللہ پیدا کر دی اور جب روم کے عیسائی بادشاہ نے مسلمانوں کا انتشار دیکھ کر اسلامی ممالک پر حملہ کرنا چاہا تو حضرت معاویہؓ نے اسے کہلا بھیجا کہ یہ نہ سمجھنا کہ مسلمانوں میں اختلاف ہے۔ اگر تم نے اسلامی ممالک پر حملہ کیا تو سب سے پہلا جرنیل جو حضرت علیؓ کی طرف سے تمہارے مقابلے کیلئے نکلے گا وہ میں ہوں گا چنانچہ روما کا بادشاہ ڈر گیا اور مسلمانوں کا خوف امن سے بدل گیا۔ یہ ایک جزوی رنگ تھا۔ اگر حضرت معاویہؓ

(باقی صفحہ ۸ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت

مکرم مولوی رفیق احمد صاحب سعید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خلافت عربی لفظ ہے اور یہ مصدر کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور خلیفہ کا لفظ اسی سے مشتق ہے اور اس کی جمع خلفاء اور خلائف بھی آتی ہے

خلافت کے لغوی معنے نیابت اور قائمقامی کے ہوتے ہیں۔ منجد میں زیر لفظ الخلافۃ۔ النیابۃ عن الغیر (الامامۃ) لکھا ہے۔ اقرب الموارد میں یوں لکھا ہے مَنْ یَخْلُفُ غَیْرَہٗ وَ یَقُوْمُ مَقَامَہٗ۔ یعنی کسی کے قائم مقام ہوکر وہی کام کرے جو اصل وجود کام کررہا ہوتا ہے۔ اور اقرب الموارد میں ایک معنے الخلیفہ کے یہ بھی لکھے ہیں وفی الشرع الامامُ الذی لیس فوقہ امامٌ یعنی شرعی اصطلاح میں خلیفہ اس امام کو کہتے ہیں جس کے اوپر اس زمانہ میں کوئی امام نہ ہو

امام ابن اثیر اپنی کتاب النہایۃ میں خلیفہ کے معنے کرتے ہوئے لکھتے ہیں الخَلِیْفَۃُ مَنْ یَقُوْمُ مَقَامَ الذَّاھِبِ وَیَسُدُّ مَسَدَّہٗ (النہایہ جلد صفحہ ۱۵) کہ خلیفہ وہ ہوتا ہے جو جانے والے کا قائمقام ہو اور اس خلاء کو پورا کرے جو اس کے جانے سے ہوا ہے۔

الامام القاضی ناصر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر الشیرازی البیضاوی المتوفی ۶۸۵ھ اپنی کتاب انوار التنزیل و اسرار التاویل یا تفسیر البیضاوی جلد اول صفحہ ۵۹ پر خلیفہ کے لفظ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں وَالْخَلِیْفَۃُ مَنْ یَخْلُفُ غَیْرَہٗ وَیَنُوْبُ مَنَابَہٗ وَالْھَاءُ فِیْہِ لِلْمُبَالَغَۃِ۔ یعنی خلیفہ اس کو کہتے ہیں جو کسی کے قائم مقام ہو۔ اور اس کا نائب اور قائمقام ہوکر وہی کام کرے یہاں خلیفہ میں الھاء جو واقع ہوئی ہے وہ مبالغہ کے لئے آئی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں ... خلیفہ در حقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے"
(شہادۃ القرآن صفحہ ۵۷-۵۸)

یہ معنے لغت کے اعتبار سے ہیں۔

اسلامی اصطلاح میں خلیفہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی نبی یا خلیفہ کے بعد جماعت کی نگرانی اور اس کی قیادت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے مقرر ہو۔ اور بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو"
(شہادۃ القرآن ۵۲۰)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے خلافت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خلافت ایک عربی لفظ ہے جس کے لغوی معنے کسی کے پیچھے آنے یا کسی کا قائمقام بننے یا کسی کا نائب ہوکر اس کی نیابت کے فرائض سرانجام دینے کے ہیں اور اصطلاحی طور پر خلیفہ کا لفظ دو معنوں میں استعمال ہوا ہے

اول۔ وہ ربانی مصلح جو خدا کی طرف سے دنیا میں کسی اصلاحی کام کے لئے مامور ہوکر مبعوث کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ خدا تعالےٰ کے نائب ہونے کی حیثیت میں کام کرتے ہیں اور انہی معنوں میں قرآن پاک نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ کے نام سے یاد کیا ہے

دوم۔ وہ برگزیدہ شخص جو کسی نبی یا روحانی مصلح کی وفات کے بعد اس کے کام کی تکمیل کے لئے اس کا قائمقام اور اس کی جماعت کا امام بنتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بنے۔"
(الفرقان خلافت نمبر ۱۹۵۲ء مئی ۱۹۶۷ء)

خلافت کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کے بعد خلافت کی اقسام پر روشنی ڈالتے ہیں۔ قرآن پاک نے پانچ قسم کی خلافتوں کا ذکر کیا ہے۔ جس میں سے دو ایسی خلافتیں ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالےٰ نے آیت استخلاف میں لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کہکر فرماتا ہے جن کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی دنیا میں خلیفے بناتا رہے گا جیسا آنحضرتؐ سے پہلے بناتا رہا اور یہ حقیقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالےٰ کے خلیفہ بنانے کے دو ہی طریق ہیں۔

اول خلافت نبوت

اللہ تعالےٰ خود کسی شخص کی خلافت کا اظہار اپنی وحی کے ذریعہ فرمائے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت تھی جن کے بارہ میں ارشاد خداوند باری تعالےٰ یہ ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (بقرہ رکوع ۴) یعنی میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا اور نہ وہ دنیوی بادشاہ تھے۔ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے ایک وعدہ کیا اور انہیں اپنی طرف سے زمین میں آپ کھڑا کیا اور جنہوں نے ان کا انکار کیا انہیں سزا دی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آدم ان معنوں میں بھی خلیفہ تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ ایک بڑی نسل جاری کی لیکن سب سے بڑی اہمیت جو انہیں حاصل تھی وہ نبوت اور ماموریت ہی کی تھی جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے انہی معنوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی خلیفہ کہا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ قرآن مجید میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْھَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ۔ (ص ع ۲)

اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے (حضرت داؤد علیہ السلام چونکہ اللہ تعالےٰ کے نبی تھے اسلئے معلوم ہوا کہ یہاں خلافت سے مراد خلافت نبوت ہی ہے) پس تو لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کر ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے سیدھے رستہ سے منحرف کردیں۔ یقیناً وہ لوگ جو گمراہ ہیں انہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے سخت عذاب ہوگا۔ اسلئے ایسے لوگوں کے مشورہ کو قبول نہ کیا کر بلکہ وہی کر جس کی طرف خدا تعالےٰ تیری رہنمائی کرے

ان آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص کی خلافت کا اظہار اللہ تعالےٰ اپنی خاص وحی سے فرمائے وہ نبی اللہ ہوتا ہے خلافت کے مسئلہ کی وضاحت کے لئے ایسی خلافت کو خلافت اللہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

دوم
خلافتِ رسول

یعنی انبیاء و مرسلین کے قائم مقام جیسے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ خلیفہ تھے۔ خلیفہ بنانے کا دوسرا طریق جو کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ کے ماتحت جاری ہے وہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ جب کسی خلیفۃ اللہ کا وصال ہو جاتا ہے تو اس کے بعد اس کی پیدا کردہ پاکیزہ و مطہر جماعت کے قلوب میں اللہ تعالےٰ یہ ڈال دیتا ہے کہ تم میں سے سب سے بڑا تقویٰ شعار اور نبوت سے سب سے زیادہ فیض یافتہ اور نبی سے زیادہ مناسبت رکھنے والا فلاں وجود ہے تب خلیفۃ اللہ کی جماعت بالاتفاق یا نمایاں اکثریت کے رنگ میں اس پاکیزہ وجود کو خلیفۃ الرسول تسلیم کرکے اس کے ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے ایسے وجود کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ خدا تعالےٰ اسکو الہام اور وحی سے مطلع فرمائے کہ میں نے تجھے اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ ہاں اپنی فعلی شہادت اور زمینی اور آسمانی تائیدات سے ثابت کر دیتا ہے کہ واقعی یہی شخص منصبِ خلافت کے لائق ہے۔ چنانچہ ایسے وجود نبی کے جانشین یا خلیفہ کہلاتے ہیں جو اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے ہوتے ہیں۔ یعنی اس کی شریعت پر قوم کو چلانے والے اور ان میں اتحاد قائم رکھنے والے ہوں خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی ہوں جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ ۴۰ روز کے لئے طور پر گئے تو اپنے بعد انتظام کی غرض سے انہوں نے حضرت ہارونؑ کو کہا کہ اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ (الاعراف ع ۱۷) یعنی میرے بعد میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور ان کی اصلاح کو مدنظر رکھنا۔ اور مفسد لوگوں کی بات نہ ماننا۔ حضرت ہارون علیہ السلام چونکہ خود بھی نبی تھے اور اس وقت سے پہلے بھی نبی کے مقام پر فائز تھے اسلئے یہ خلافت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں دی تھی وہ خلافتِ نبوت نہیں ہو سکتی تھی اسکے معنے صرف یہ تھے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیر حاضری میں ان کی قوم کی اصلاح کا کام کریں اور قوم کو متحد رکھیں اور ہر قسم کے اندرونی فتنہ و فساد سے بچائیں پس وہ ایک نائب نبی بھی تھے اور حکمران نبی کے خلیفہ بھی تھے اور یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت۔ خلافتِ نبوت نہ تھی بلکہ خلافتِ انتظامی تھی مگر اس قسم کی خلافت بعض دفعہ خلافتِ انتظامی کے علاوہ خلافتِ نبوت بھی ہوتی ہے یعنی ایک سابق نبی کی امت کی درستی اور اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ بعض دفعہ ایک اور نبی مبعوث فرماتا ہے جو پہلے نبی کی شریعت کو ہی جاری کرتا ہے کوئی نئی شریعت نہیں لاتا۔ گویا جہاں تک شریعت کا تعلق ہوتا ہے۔ وہ پہلے نبی کے کام کو قائم رکھنے والا ہوتا ہے اور اس لحاظ سے پہلے نبی کا خلیفہ ہوتا ہے لیکن عہدہ کے لحاظ سے وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جاتا ہے اس قسم کے خلفاء بنی اسرائیل میں بہت گزرے ہیں۔ بلکہ جس قدر انبیاء حضرت موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل میں آئے۔ سب اسی قسم کے خلفاء تھے یعنی وہ نبی بھی تھے مگر کسی جدید شریعت کے ساتھ نہیں آئے تھے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ہی دنیا میں جاری کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ

(مائدہ ع۷)

یعنی ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اتارا ہے اسکے ذریعہ سے انبیاء جو خدا کے فرمانبردار تھے اور عارف اور ربانی علماء بسبب اس کے کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر نگران تھے یہودیوں کیلئے فیصلے کیا کرتے تھے۔

یہ آیت کریمہ ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کئی انبیاء ایسے بھی آئے تھے جن کا کام حضرت موسےٰؑ کی شریعت کا قیام تھا یا دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے۔ لیکن ان انبیاء کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی جن کو ربانی اور احبار کہنا چاہیئے۔ اسی کام پر مقرر تھے۔ اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور مجددین کا ایک لمبا سلسلہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد اُن کے خلفاء کے طور پر ظاہر ہوتا رہا۔ جن کا کام حضرت موسےٰ علیہ السلام کے کام کی تکمیل تھا۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام تھے۔ جن کی نسبت اس زمانے کے مسیحی یہ خیال ظاہر کرنے لگے ہیں کہ وہ ایک نیا قانون لیکر آئے تھے اور اسی وجہ سے وہ ان کی کتاب کو نیا عہد نامہ کہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دین کا قائم کرنے والا ایک خلیفہ قرار دیتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت سے چند آیات بعد اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ (مائدہ ع۷)

یعنی ہم نے مذکورہ بالا نبیوں کے بعد جو تورات کی تعلیم کو جاری کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے تھے اور تورات کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے تھے خود مسیح ناصری بھی فرماتے ہیں:۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ میں منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شعشہ توریت سے ہرگز نہیں ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے"۔

(متی باب ۵ آیت ۱۷-۱۸)

غرض یوشع سے لیکر جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد ان کے خلیفہ ہوئے حضرت مسیح علیہ السلام سے لے کر حضرت موسیٰ علیہما السلام تک سب انبیاء اور مجددین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ اور اُن کی شریعت کو جاری کرنے والے تھے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کی امت سے بھی خلافت کا وعدہ فرمایا تھا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن میں

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ پہلی خلافتوں والی برکات مسلمانوں کو بھی ملیں گی اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو سلوک کیا تھا وہی سلوک وہ اب امت محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے فیض یافتہ جماعت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو خلیفۃ الرسول تسلیم کیا تو خدا تعالیٰ کی فعلی اور تائیدی شہادت نے ان کی خلافت کو وعدہ استخلاف کا مورد ثابت کر دیا اور ان خلفاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے منہ سے اِنِّیْ جَاعِلُکُمْ خُلَفَآءَ نہیں فرمایا۔ مگر تھے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلفاء اور پھر وعدہ استخلاف کے مطابق اللہ تبارک و تعالیٰ نے نہ صرف حضرت مسیح موعود کے بعد نظامِ خلافت کو جاری فرمایا۔ بلکہ قیامت تک اس سلسلے کو جاری فرمانے کا وعدہ فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے وعدہ استخلاف کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری ہے اور ہمارے پیارے امام حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ ۱۹۶۵ء سے خلافت کے مقام پر فائز ہیں

دراصل خلافت کا مسئلہ اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ اور اسلام کا عالمگیر غلبہ نظام خلافت کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی نبوت ایسی نہیں کہ اس کے بعد نظام خلافت جاری نہ ہوا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔ ما کانت النبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰۹)

دنیا میں کوئی نبوت ایسی نہیں ہوئی کہ اسکے بعد خلافت نہ ہوئی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

"خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کلمہ شریف کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے پہلے درجہ کا ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے مگر یہ کلمہ اپنے اندر جو تفصیلات رکھتا ہے اور جن امور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑا اہم مسئلہ خلافت ہی ہے"

(خلافت راشدہ ص۳)

پھر لکھتے ہیں:۔

"خلافت اسلام کے اہل مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔ (درس القرآن ص۷۲ مطبوعہ ۱۹۲۱ء از حضرت مصلح موعود)

رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت

ملتا ہے اسی قوم کو انعامِ خلافت
ہو جس کا عمل لائقِ اکرامِ خلافت

خورشیدِ جہانتابِ نبوت کی کرن ہے
رخشندہ ہیں دیوار و در و بامِ خلافت

یہ سلسلہ در سلسلہ قائم ہے ہُدیٰ کا
پیغامِ نبوت ہی ہے پیغامِ خلافت

پھر شور اُٹھا خمکدۂ مصطفوی میں
پھر دور میں لائے ہیں وہی جامِ خلافت

شاہی میں گدائی ہے گدائی میں ہے شاہی
رکھتا ہے عجب شانِ خدا نامِ خلافت

آغاز کیا پھر جو مسیحائے زماں نے
تا روزِ قیامت نہیں انجامِ خلافت

تنویرؔ یہ ہے دین کا اک نکتۂ باریک
آزاد وہی ہے کہ جو ہے رامِ خلافت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ فرماتے ہیں:-
"میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں اور اپنے مریضوں کو بھی استعمال کرائے ہیں ان کو بے حد مفید پایا ہے۔" زود جامِ عشق بر نسخہ کلاں قوتِ باہ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر ہے۔ کورس ایک ماہ بیس روپے فہرست ادویہ کارڈ لکھنے پر۔
طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار!
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

دانت مت نکلوائیے
جناب عبد اللہ صاحب معرفت محمد رمضان فضل کریم کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی کنری ضلع تھرپارکر سندھ:-
"اینٹی پائیوریا استعمال کرنے سے میرے دانت
۷۵ سال کی عمر میں مضبوط ہو گئے"
مکمل کورس ۱۰/- دانتوں کے گھن (کیریز) کے لئے اینٹی کیریز۔ مکمل کورس ۱۰/- بچوں کے لئے اینٹی کیریز فار بےبیز ۵/- دانت درد کا فوری علاج ٹوتھ کیور ۱/-
کیور یو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
لاہور - کراچی - گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ ۶۰۷

باموقع
قطعہ زمین برائے فروخت
ربوہ محلہ دارالفضل میں ایک قطعہ برقبہ چار کنال سرگودھا لائل پور روڈ پر مسجد مبارک کے قریب جہاں پانی میٹھا ہے قابلِ فروخت ہے۔ قیمت کے متعلق اقساط کی سہولت بھی مدنظر رکھی جا سکتی ہے خریدار کے لئے نادر موقع ہے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔
م۔ر۔الف معرفت مینیجر الفضل ربوہ

ایک باورچی کی ضرورت ہے
ربوہ میں
ایک باورچی کی ضرورت ہے
جو کہ ہر قسم کے کھانے پکانے کا کام کر سکے۔ معقول تنخواہ۔ رہائش علاوہ ازیں بجلی پانی کی سہولت بھی دی جائے گی۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں مقامی صدر یا امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔
گیانی عباد اللہ۔ دفتر الفضل۔ ربوہ

مکان قابل فروخت
دارالرحمت غربی نزد رحمت بازار
ربوہ میں ایک پختہ مکان نیا تعمیر شدہ
رقبہ ایک کنال قابلِ فروخت ہے میٹریل نہایت عمدہ استعمال کیا گیا ہے مکان دو حصوں میں ہے اور چھتیں آر سی سی ہیں، پانی میٹھا ہے۔ بجلی لگی ہوئی ہے خواہشمند احباب مجید آٹو سٹور گولبازار ربوہ فون ۲۳۵ سے رجوع فرمائیں۔

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم نصر احمد ایم اے زعیم حلقہ دارالیمن وسطی کو اپنے فضل سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے نیز مولود کو خادم دین اور بابرکت عمر والا بنائے نومولود چوہدری عنایت احمد صاحب اکاؤنٹ آفیسر میونسپل کمیٹی میانوالی کا نواسہ اور چوہدری آفتاب احمد صاحب بسمل لندن کا پوتا ہے۔
(سعیدہ بیگم اہلیہ نواب احمد صدر لجنہ اماء اللہ دارالیمن ربوہ)

زعماء انصار اللہ کی خدمت میں ضروری گزارش

وہ تمام خدام جو ۱۹۷۲ء کے دوران کسی تاریخ کو چالیس سال کے ہو چکے ہیں از روئے قواعد یکم جنوری ۱۹۷۳ء سے انہیں مقامی مجلس انصار اللہ کا رکن بننا ضروری ہے۔ جملہ زعماء کرام مجالس انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایسے احباب کو انصار اللہ کی تنظیم میں باقاعدہ شامل کر کے ان کے اسماء سے شعبہ تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔
(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک ضروری گزارش!

ادارہ جامعہ احمدیہ ربوہ اپنے مرحوم پرنسپل محترم سید میر داؤد احمد صاحب کی خدمات اور احسانات کے شایانِ شان ایک ایسی یادگار قائم کرنا چاہتا ہے جو اس عظیم استاد، مربی، محب، محسن، پروانہ شمع خلافت اور احمدیت کے مخلص فدائی کو ہمیشہ ہماری محبت اور عقیدت کا نذرانہ اور خراج تحسین پیش کرتی رہے۔
احباب جماعت سے مخلصانہ درخواست ہے کہ اس ضمن میں وہ اپنے بیش قیمت مشوروں سے خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔
(مرزا محمد الدین ناز۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی ہمشیرہ سلیمان بی بی عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور لائل پور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں احباب جماعت کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔
فضل الٰہی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع سانگھڑ

خلافت کی برکات

بقیہ صفحہ ۶

اُس وقت کا طور پر ہتھیار ڈال دیتے اور حضرت علیؓ کے تابع ہو جاتے تو مسلمانوں کا اختلاف ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا اور ایسے خوشکن نتائج نکلتے کہ آج ہر مسلمان کی گردن فخر سے اونچی ہوتی مگر افسوس کہ حضرت معاویہؓ نے صرف وقتی اطاعت کا اعلان کیا۔ کلی اطاعت کا اعلان نہ کیا

بعض لوگ غلطی سے اس آیت کا یہ مفہوم سمجھتے ہیں کہ خلفاء راشدین ہر تخویف سے محفوظ رہتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کو چونکہ خلافت کے بعد مختلف حوادث پیش آئے اور دشمنوں نے انہیں شہید کر دیا اس لئے حضرت ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کو خلیفہ راشد تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ غلطی انہیں اس لئے لگی ہے کہ انہوں نے قرآنی الفاظ پر غور نہیں کیا۔ بیشک خوف کا امن سے بدل جانا بھی بڑی نعمت ہے لیکن اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفٍ أَمْنًا

کہ جو بھی خوف پیدا ہوگا اس کو امن سے بدل دیا جائیگا بلکہ فرمایا

وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

جو خوف ان کے دل میں پیدا ہوگا اور جس چیز سے وہ ڈریں گے اللہ تعالیٰ اسے دور کر دیگا اور اس کی جگہ امن پیدا کر دیگا۔ پس وعدہ یہ نہیں کہ زید اور بکر کے نزدیک جو بھی ڈرنے والی بات ہو وہ خلفاء کو پیش نہیں آئیگی بلکہ وعدہ یہ ہے کہ جس چیز سے وہ ڈریں گے اللہ تعالیٰ اسے ضرور دور کر دیگا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔"
(تفسیر کبیر سورہ نور صفحہ ۳۷۰)

برکاتِ خلافت تو بے شمار ہیں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی بہت سی برکات کا ذکر فرمایا ہے اس مختصر مضمون میں صرف چند باتوں کے ذکر پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ برکاتِ خلافت کو بارش کی طرح نازل ہوتے مشاہدہ کرتی ہے اور یہ سلسلہ حقیقۃً وقت کا وجود اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرتوں کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب عاجز بندوں کو ہمیشہ آسمانی خلافت کے ٹھنڈے سایہ تلے اپنی پناہ میں رکھے اور برکاتِ خلافت سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے
پُر شوکت و پُر جلال اشتہارات کا مجموعہ

مجموعہ اشتہارات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جملہ اشتہارات جو پہلے تبلیغ رسالت کے نام سے دس جلدوں میں چھپ چکے ہیں اور قریباً ربع صدی سے نایاب ہیں ہم انہیں مجموعہ اشتہارات کے نام سے شائع کر رہے ہیں جس کی جلد اول و دوم طبع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہیں۔

ھدیہ فی جلد علاوہ محصول ڈاک دس روپے مکمل سیٹ تین جلدوں میں تیس روپے۔ باقی ایک جلد بھی جلد طبع ہو جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا
سنہ ۱۹۱۱ء سے

آپ کی جملہ طبّی ضروریات بہ احسن پوری کر رہا ہے

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج چھ روپے	پیچیدہ سے پیچیدہ زنانہ اندرونی امراض کا بھی علاج کیا جاتا ہے **زنانہ معائنہ کا معقول انتظام ہے**	**زد جام عشق** طاقت کی لاثانی دوا ماہ کورس سولہ روپے
حب مفید النساء عورتوں کی جملہ بیماریوں کی دوا ایک ماہ خوراک پانچ روپے	قدیمی ــــ اوّلین ــــ شہرۂ آفاق **حب اٹھرا** رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	**ترینہ اولاد گولیاں** مجرّب دوا فی کورس پندرہ روپے
حب مسان سوکھے کی مجرب دوا فی شیشی تین روپے	**ہمارا اصول** صاف ستھرے اجزاء * دیانتدارانہ دوا سازی * عمدہ پیکنگ * غریبانہ قیمت * منصفانہ مشورہ ہمارا اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔	**تریاق خاص** نوجوانوں کی صحت کا نگہبان پانچ روپے
		معین الصحت تاکھیں خرابی جگر اور یرقان کا علاج سولہ دن کی خوراک پانچ روپے
تسہیل ولادت پیدائش کی گھڑیوں کو آسان کرنے کی دوا تین روپے	**مقوی دماغ گولیاں** ذہنی کام کرنے والوں کی بہترین معاون فی شیشی پانچ روپے	**مقوی دانت منجن** دانتوں کی کمزوری و صحت کے لیے فی شیشی ایک روپیہ
	حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۱۴۴۴ ٹنڈو محمد خان * بالمقابل ایوان محمود ربوہ	

جدید فیشن کے مطابق سونے کے سادہ و جڑاؤ

زیورات

اور چاندی کے خوش نما ٹی سیٹ و برتن کیلئے

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ **لاہور** فون نمبر ۵۲۳۲۶

مجرّب و آزمودہ نسخے

قوت اور طاقت کے لئے	پیور الفلفا ٹانک	۳/-
کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے	پیور لیسی ٹی ٹانک	۳/-
چھائیاں، داغ دھبے مہاسوں کیلئے	فیسیلین	۹/-
دانت درد کا فوری اور مستقل علاج	ٹوتھ لین	۱/۵۰
الرجی غائب کرنے کے لئے	الرجی کیور	۵/-
دل کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیر	پیور گولڈ ڈراپس	۳/-
لمبا سیرت کے ماؤں کے لئے	نیو پائلز کورس	۸/-
لیکوریا کے لئے	لیکوری	۳/-

مکمل فہرست کارڈ آنے پر مفت

شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار بالمقابل بشارت مارکیٹ۔ ربوہ

ہر گھر کی ضرورت ہے تریاق سلیمانی، اللہ کی نعمت ہے تریاق سلیمانی

تریاق سلیمانی

سب سے مزیدار اور فائدہ بخش ہے

چھوٹے بڑے شوق سے کھاتے ہیں پیٹ کی تکلیف میں، تریاق سلیمانی کھائیے۔ بد ہضمی سے نجات پائیے

المنار دواخانہ۔ ربوہ

سرگودھا اور گوجرانوالہ کے درمیان سفر کرنے کیلئے ہمیشہ

کراؤن بس سروس

کی آرام دہ بسوں کا انتخاب کیجئے (مینیجر)

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ کے نئے ماڈل کے چولہے

اپنے شہر کے ہر ڈیلر سے طلب فرمائیں

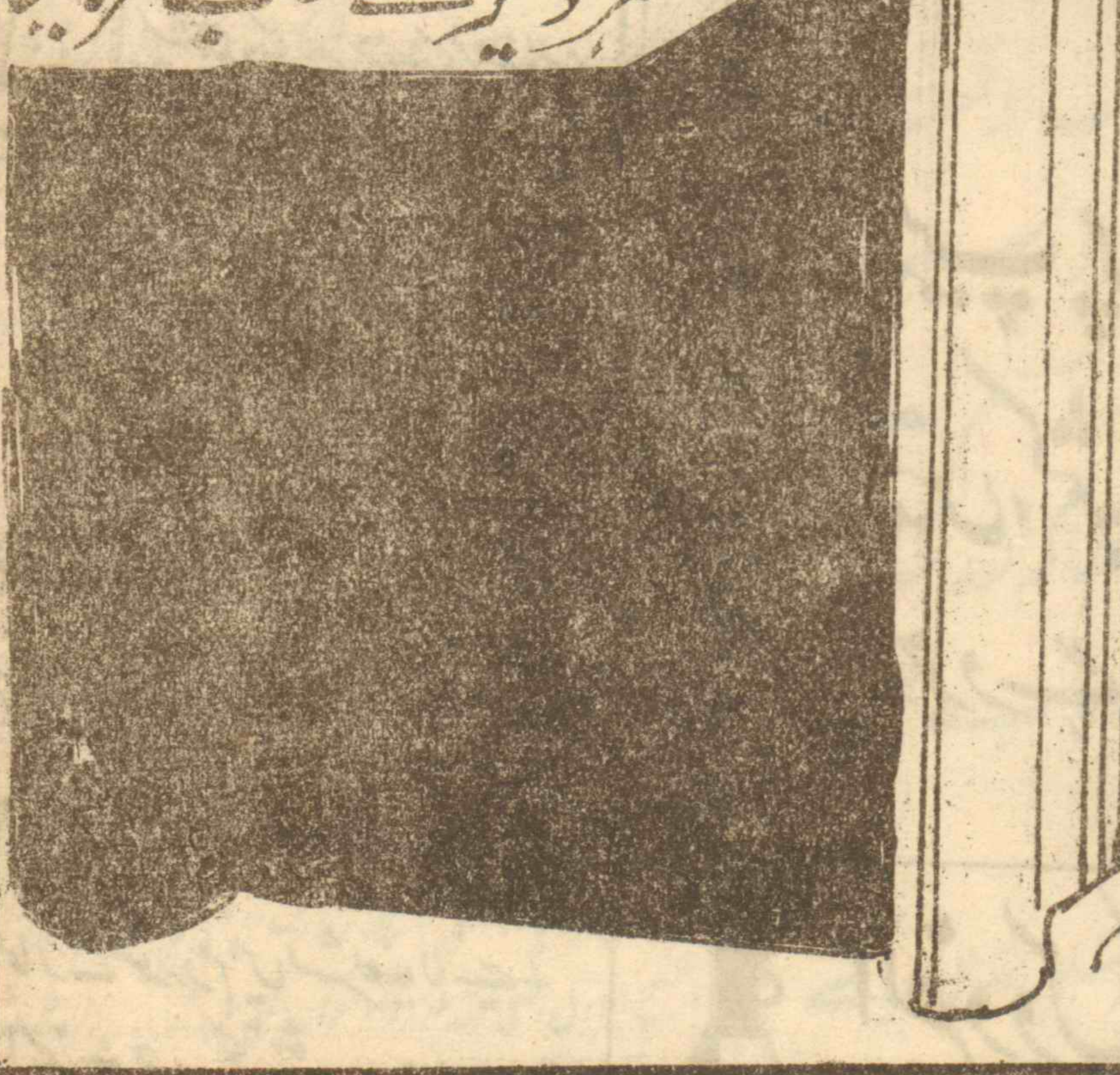

بلحاظ اپنی مضبوطی اور تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں،

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۳۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
جملہ امراض چشم
کیلئے
اکسیر ثابت ہو چکا ہے
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں،
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

کاغذ
گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور
فون ۶۲۵۲۳
پر
تشریف لائیں
ملک عبد اللطیف ستکوہی
فون نمبر ۶۲۵۱۶
ملک محمد حنیف
فون نمبر ۶۲۵۱۸

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کیلئے
بہترین تحفہ
ہمیشہ خریدتے وقت
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ سیالکوٹ
کا لیبل ملاحظہ فرما لیا کریں (مینجر)

سائیکل ٹرائسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

تبلیغی و علمی مجلہ
ماہنامہ الفرقان ربوہ
جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے
علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات
کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر
مولانا ابوالعطاء صاحب ہیں۔
سالانہ چندہ ۸/ روپے (مینجر)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

لیڈیز پارچات
خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی
لاہور کو یاد رکھیں
نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں
کریپ پرنٹ، ٹشو، ساٹن، بروکیڈ
شنیل، کشمیری شالیں، اور سٹوز کا تازہ سٹاک
موجود ہے تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

اولاد
زندگی کا شیریں پھل
سٹرلٹی کیور
STERILITY CURE
کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ بہت سی بے اولاد
بہنوں کی گود ہری ہو چکی ہے مکرم حمید احمد صاحب
معرفت ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر
کی ایک رپورٹ ملاحظہ ہو "نصیرہ بیگم صاحبہ کے واسطے
دوائی منگوائی گئی تھی جس سے لمبے عرصہ کے بعد اللہ
تعالیٰ نے ان کو لڑکی عطا کی" مکمل کورس۔ ۲۰/-
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور
کراچی۔ گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا چمڑا
کینوس کے ٹرنک، سوٹ کیس، ہولڈال،
ہینڈ بیگ، سامان سیڈلری، سفر کی ضروریات کا
سامان جہیز میں دینے والے تحائف خریدنے کے
لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیے۔
ایم الٰہی بخش حسین بخش ۱۳۱ انارکلی لاہور

ربوہ کا مشہور تحفہ
ہاضموں رجسٹرڈ
پیٹ کی تمام بیماریوں کے لئے اکسیر اعظم
دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

قوم کا نصرت آرٹ پریس
آپ کی ضرورت کیلئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے جماعت کے
مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللہ
بکاف عبدہ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ تیار کئے ہوئے ہیں لہذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے لیٹر بھی ہم سے
چھپوائیں شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔ مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ۔

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
ہرڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔